Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۶۹ / ۳۴	۲۹ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ ۱۵ ہجرت ۱۳۵۹ہش ۱۵ مئی ۱۹۸۰ء	نمبر ۱۱۰

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۱۴ ہجرت / مئی۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت ابھی گردوں کی انفکشن کی وجہ سے خراب ہے گو پہلے سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے کچھ افاقہ ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور درد سے اپنی دعاؤں کو جاری رکھیں کہ مولا کریم شافیٔ مطلق اپنے خاص معجزانہ فضل سے حضور کو کامل صحت یابی عطا کرے۔ آپ کے جملہ مقاصد دینیہ میں اپنی تائیدات سے نوازے اور اپنے افضال و انوار کی بارش ہر آن برساتے رکھے۔ آمین

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اگرچہ کل بلڈ پریشر میں اضافہ ہوگیا تھا۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے بابرکت وجود سے جماعت کو تادیر برکت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

درخواست دعا

• محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"مکرم سید مسعود احمد صاحب مبلغ انچارج ڈنمارک ۳۰ اپریل کو ایک بس میں سوار ہوتے ہوئے گر پڑے۔ جس کی وجہ سے ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اس وجہ سے درد بھی ہے۔ اور بے خوابی بھی۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے مکرم امیر صاحب کو شفاء کامل عطا فرمائے۔"

• عزیزم محترم نذیر احمد صاحب قائد ضلع خدام الاحمدیہ لاڑکانہ (سندھ) کی بیگم صاحبہ کا جنرل ہسپتال لاہور میں ایک بڑا اپریشن مورخہ یکم مئی کو ہوا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب ہوا ہے۔ خاندان مسیح موعودؑ۔ بزرگان سلسلہ اور بھائیوں بہنوں سے موصوفہ کی صحت یابی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

محمد عمر (سندھی) مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ لاڑکانہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محض بیعت کر لینا انسان کے کام نہیں آسکتا

جب تک کہ اعمالِ صالحہ بھی ساتھ نہ ہوں

"آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہیئے کہ یہ سلسلہ حق ہے۔ اتنا ماننے سے ...... اللہ تعالےٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔ یہ وقت دعاؤں میں گزارو۔ رات دن تضرع میں لگے رہو۔ جب ابتلاء کا وقت ہوتا ہے تو خدا تعالےٰ کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں دعا تضرع، صدقہ و خیرات کرو۔ زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔ مثل مشہور ہے کہ منتیں کرتا ہوا کوئی نہیں مرتا۔ نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا۔ اگر انسان مان کر پھر اسے پس پشت ڈال دے تو اسے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا بے سود ہے۔ خدا تعالےٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔

قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔ عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں وہ کیا ہیں۔ ریاکاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے) عُجب (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے) اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں ان سے اعمال باطل ہوجاتے ہیں۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم۔ عُجب۔ ریاء۔ تکبر اور حقوق انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ جیسے آخرت میں انسان عمل صالح سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے۔ اگر ایک آدمی بھی گھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو، صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ لے کر اسے پیوے۔ اگر وہ ان دواؤں کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لے کر رکھ چھوڑے تو اسے کیا فائدہ ہوگا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۷۴-۲۷۵)

پبلشر۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔۔ مقام اشاعت۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی تعلیمی ترقی کے بارے میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات

کتب گھروں میں پہنچانے کے لئے خدام۔ انصار اور لجنات اپنی اپنی کلب بنائیں

یہ ساری جماعت کو دینی تعلیم سکھانے کی بنیاد ہے۔ یہ سکیم اس سال مکمل ہو جانی چاہیئے

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقع پر تعلیمی سکیم کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کا خلاصہ

تعلیمی سکیم کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو ارشادات فرمائے تھے وہ پہلے بھی شائع کئے جا چکے ہیں۔ یہ ارشادات احباب جماعت کی یاد دہانی کیلئے دوبارہ شائع کئے جا رہے ہیں۔ احباب کرام اور جماعتیں اچھی طرح سے یہ جائزہ لیتے رہیں کہ اس سکیم پر عمل در آمد ہو رہا ہے یا نہیں کیونکہ حضور کے ارشاد کے مطابق اس سکیم کا یہ مرحلہ اسی سال کے اندر اندر مکمل ہو جانا چاہیئے۔

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے ایجنڈا کی تجویز نمبر ۲ جماعت احمدیہ کے معیار تعلیم کے بارہ میں شوریٰ کمیٹی کی تعلیمی رپورٹ پر مشتمل تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے جس صورت میں منظور فرمایا۔ اس کا ذکر تو فیصلہ جات شوریٰ میں ہو گا۔ اس سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ کی تعلیمی ترقی کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ کے اہم ارشادات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:-

"جب ہم نے یہ کمیٹی بنائی تھی اُس وقت سے اب ہم بہت آگے نکل گئے ہیں۔ گزشتہ جلسہ سالانہ پر مَیں نے وظائف کا اعلان کیا تھا کہ مستحق اور ذہین طلباء کو بغیر ذہنی نشوونما کے نہیں چھوڑا جائے گا۔ اس کا نام انعامی وظیفہ نہیں۔ بلکہ ادائیگی حقوق طلبہ رکھنا چاہیئے۔ جتنا کسی کا حق بنتا ہے جماعت اس کا وہ حق ادا کرے۔ یعنی کسی کے حق کی ادائیگی میں جو کمی ہے وہ جماعت پوری کرے۔

فرمایا:-

آئندہ دس برس کے اندر ہر احمدی قرآن کریم کی تعلیم اپنی عمر کے مطابق سیکھے۔ یہ کام خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ۔ لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ہے۔ خدام نے کام شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو احسن انجام تک پہنچنے کی توفیق عطا کرے۔ لجنہ کی رپورٹ آ چکی ہے۔ کراچی میں مَیں نے ۷ مارچ کے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ پہلے مرحلے میں ہر احمدی گھرانے میں ایک تو تفسیر صغیر کا ہونا ضروری ہے اور دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن بھی پڑھنی ضروری ہے جو سورۂ کہف تک پانچ جلدوں میں چھپ چکی ہے۔ میں نے اس سلسلہ میں خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کو یہ ہدایت دی تھی کہ وہ ان کے خریدنے کے لئے اپنی اپنی کلب بنائیں اور جماعت ایک کمیٹی بنائے جو ان ہر سہ تنظیموں میں COORDI- NATION پیدا کرے اور یہ دیکھے کہ ایک کتاب ایک گھر میں چار راستوں سے داخل نہ ہو۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم اگر اپنے خادم کو دے دے تو پھر لجنہ کو یا انصار کو یا جماعتی لحاظ سے اس گھر میں کتاب پہنچانے کی اس مرحلہ میں ضرورت نہیں۔ یہ جو سکیم میں نے کراچی سے شروع کی تھی آج اس میں وسعت پیدا کر رہا ہوں اور اسے ساری جماعت کے لئے دینی تعلیم سکھانے کی بنیاد بنا رہا ہوں۔ یہ سکیم اس سال مکمل ہو جانی چاہیئے۔

(۲)

کراچی میں مَیں نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ ہر احمدی بچہ جس نے اس سال کوئی امتحان دیا ہے وہ پاس ہوا ہے یا فیل ہوا ہے وہ مجھے خط لکھے۔ اب یہ ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈرگارٹن) سے لیکر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکی اور لڑکا) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا اور دفتر کی طرف سے اُن کو جواب بھی دیا جائے گا۔

پانچویں کلاس کے وظیفہ کا امتحان (جو غالباً ضلعی سطح پر ہوتا ہے) اس میں اُوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں ہر ضلع میں جو احمدی بچہ آئے گا اُسے میں اپنے دستخط سے دُعائیہ خط اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی کتاب تحفہ کے طور پر اپنے دستخطوں اور دعائیہ فقرہ لکھ کر بھیجوں گا۔

آٹھویں کے وظیفہ کا امتحان جو غالباً ڈویژنل سطح پر ہوتا ہے اس میں ہر ڈویژن میں اُوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں جو احمدی طالب علم آئے گا اُسے بھی اپنے دستخطوں سے دُعائیہ خط اور کتاب تحفۃً بھیجوں گا۔

دسویں جماعت کا امتحان ایجوکیشن بورڈ لیتا ہے۔ ہر بورڈ کے امتحان میں TOP کے ۲۰۰ لڑکوں میں جو بھی احمدی طالب علم / طالبہ آئے گا اس کو دستخطوں سے خط اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ کتب میں سے ایک تفسیر کی کتاب اُن کی ذہنی قابلیت کی قدر کرتے ہوئے بھیجوں گا۔

ایف اے۔ ایف ایس سی میں بھی ہر بورڈ میں اُوپر کی ۲۰۰ پوزیشنوں میں جو بھی احمدی طالب علم آئے گا اُسے بھی دعائیہ خط اور ایک تفسیر کی کتاب بھجوائی جائے گی۔

یونیورسٹی کے امتحان میں بی اے کے لئے علیحدہ اور بی ایس سی کے لئے علیحدہ اُوپر کے ۲۰۰ طلبہ۔ طالبات میں سے احمدی طلباء کے لئے اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کی کتابوں میں سے ایک کتاب تحفۃً بھیجوں گا۔

ایم اے۔ ایم ایس سی۔ میڈیکل یا انجنیئرنگ کے فائنل امتحان میں ہر مضمون میں TOP (چوٹی) کی سات پوزیشنوں میں جو احمدی طالب علم آئے گا اُسے دعائیہ خط تفسیر صغیر اُردو یا انگریزی ترجمہ اپنے دستخط کر کے دعائیہ فقرے کے ساتھ بھیجوں گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے فرمایا تعلیم کی بنیاد ذہنِ رسا پر ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ جماعت کو ذہین بچے عطا کر رہا ہے۔ پس جو بچے جینئس GENIUS ہیں جماعت اُنکی ہر قسم کی مدد کریگی۔ تاہم آج ہر احمدی بچے کو ایک نظام میں باندھنا ضروری ہے اسلئے میں دفتر کو یہ ہدایت دیتا ہوں کہ وہ ضلعوار اور پائیدار شکل میں رجسٹر بنائیں۔ پانچویں جماعت سے پی ایچ ڈی تک ہر ذہین بچے پر شفقت کی نظر رکھیں۔ ہر ایک بچے سے اسطرح تعلق رکھیں جسطرح طبیب کی انگلیوں کا بیمار کی نبض کیساتھ تعلق ہوتا ہے۔ جماعتیں اس بات کا خیال رکھیں کہ پہلی کلاس سے آخری کلاس تک کوئی احمدی بچہ نہ رہے جس نے اس سال امتحان دیا اور مجھے اسکا خط نہ آئے اس بنیاد پر دفتر نے رجسٹر بنانے ہیں۔

(۳)

جماعت احمدیہ میں اگلے دس سال میں (اور پھر ہمیشہ کیلئے) سکول کی عمر کا کوئی ایسا بچہ نہیں ہونا چاہیئے جو میٹرک سے پہلے سکول چھوڑ دے۔ ہر احمدی لڑکا میٹرک ضرور پاس کرے اور ہر لڑکی مڈل ضرور پاس کرے۔ جماعت اس بات کی بھی کوشش کرے کہ بچیوں کے لئے بھی ایسا انتظام ہو جائے کہ آئندہ ہر لڑکی کیلئے میٹرک تک پہنچنا ممکن ہو جائے۔

(۴)

بیرونی ملکوں کے بارے میں جائزہ لیا جا رہا ہے۔ سردست یہ سکیم صرف پاکستان، بھارت۔ بنگلہ دیش کی جماعتوں کیلئے ہے جو ۱۹۸۰ء سے شروع ہوتی ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ برطانیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع

مرتبہ: مکرم محمد شریف صاحب اشرف لنڈن

انصار اللہ برطانیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع پروگرام کے مطابق ۱۹ راپریل کو ۵ بجے شام زیر صدارت مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب نائب صدر برطانیہ و امام مسجد لندن شروع ہوا۔ یہ اجلاس لندن مشن کے محمود ہال میں منعقد ہوا۔ برطانیہ کے مختلف شہروں سے تقریباً ۱۵۰ افراد شامل ہوئے۔ علاوہ ازیں خدام اور اطفال نے بھی اس میں شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا جو کہ مکرم ملک عبد العزیز صاحب نے کی۔ اس کے بعد انصار اللہ کا عہد مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب نائب صدر انصار اللہ برطانیہ نے سب انصار کے ساتھ مل کر دہرایا۔ عہد کے بعد درثمین سے نظم خاکسار (محمد شریف اشرف) نے خوش الحانی سے پڑھی۔

نظم کے بعد افتتاحی خطاب میں مکرم جناب مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے فرمایا:۔

"آج ہم برطانیہ کے انصار اللہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ ہمارے روحانی اخلاقی اور دینی ترقی کا باعث ہو"

آپ نے فرمایا کہ دنیا میں دو قسم کے قوانین جاری ہیں۔ ایک قانونِ قدرت اور دوسرا قانونِ شریعت۔ دونوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں تواتر اور تسلسل کا سلسلہ کارفرما ہے۔ اگر ان قوانین کے عمل درآمد میں تواتر اور تسلسل کا سلسلہ نہ ہو تو سارا نظام بگڑ جاتا ہے۔ ہمارے اجتماعات بھی اسی قانون کے مطابق ہیں نفس کی پاکیزگی کے لئے ضروری ہے کہ بار بار دینی اخلاقی اور روحانی باتوں کی یاد دہانی کرائی جائے اگر ایسا نہ کیا جائے تو اخلاقی۔ روحانی اور دینی ترقی رک جاتی ہے۔

ہمارا نظام قرآن کریم کے بتائے ہوئے اصولوں پر مبنی ہے جو کہ عقل کے مطابق ہے اور تواتر اور تسلسل کو قائم رکھتا ہے۔ اس لئے بار بار اجتماعات منعقد کرنے ضروری ہوتے ہیں۔ جو قومیں ان اصولوں پر کاربند ہوتی ہیں وہ کامیاب و بامراد ہوتی ہیں اور جو ان اصولوں کو نظر انداز کر دیتی ہیں وہ ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتیں۔

اس کے بعد مکرم شیخ صاحب نے اس اجتماع کے بابرکت اور کامیاب ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

دعا کے بعد پروگرام کے مطابق محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے تقریر فرمائی آپ نے سورۃ مومنون کے پہلے رکوع اور سورۃ الصف کی آیت:۔

"ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ"

کی تلاوت کی اور انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ ان کی ذمہ داریوں میں اولاد کی تربیت کی ذمہ داری بھی شامل ہے۔ ہمیں اپنے فرائض کا احساس ہونا چاہیئے۔ ہمیں خدا نے خاص مقام پر کھڑا کیا ہے اس لئے ہماری کوششیں اور طریق دوسرے لوگوں سے مختلف اور بڑھ کر ہونے چاہئیں۔ دعوتیں کرنے میں بھی ہمارا مقصد یہ ہو کہ خدا ہم سے راضی ہو اور ہمارے ذریعہ دین کا غلبہ ہو۔

ہمیں اپنے قول۔ عمل۔ علم اور نمونہ میں امتیاز پیدا کرنا چاہیئے۔ ہم اپنے فرائض پوری دیانتداری اور توجہ سے ادا کریں۔ یہ مومن کی شان سے بعید ہے کہ وہ بیکار باتوں میں اپنا وقت ضائع کرے۔ آج کل لوگوں کو دوسروں کی نقل کی عادت ہو گئی ہے یہ بری بات ہے۔ نیکی کی نقل ہونی چاہیئے ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفاء کی مثال ہونی چاہیئے ہم اپنی ایک خاص معاشرت رکھتے ہیں۔ جہاں اقدار مشترک نہ ہوں وہاں ہمیں اپنی اقدار کی بہت حفاظت کرنا چاہیئے۔ جو باتیں اسلام کے خلاف ہیں ہمیں ان کو مٹانا ہے۔

ہمیں اپنے اقراروں اور وعدوں اور امانتوں کی پوری حفاظت کرنی چاہیئے۔ مومن کا قول اس کی جان کے ساتھ ہوتا ہے وہ اپنے قول کے خلاف نہیں کرتا اس کا ایک لفظ منہ سے کہہ دینا کافی ہے۔ مومن پر کسی قسم کا کوئی داغ نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیں اپنے قول اور فعل سے دوسروں کو نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔

محترم چوہدری صاحب کی تقریر کے بعد مکرم خواجہ منیر الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام درثمین سے بڑی خوش الحانی سے سنایا۔

نظم کے بعد مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ و انڈونیشیا نے "موجودہ زمانہ کے بارہ میں اسلامی پیشگوئیاں" کے موضوع پر نہایت اہم تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ قرآن کریم۔ احادیث اور دیگر کتب سابقہ میں یاجوج و ماجوج اور دجال کے بارہ میں پیشگوئیاں بیان ہوئی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدم سے لے کر اس وقت کوئی نبی نہیں گزرا جس نے دجال کے فتنہ سے اپنی امت کو ہشیار نہ کیا ہو۔ دجال کے فتنہ کو سب فتنوں سے بڑا فتنہ قرار دیا گیا ہے۔ فتنہ دجال اور یاجوج ماجوج دراصل ایک ہی فتنہ کے دو مختلف پہلو ہیں۔ مذہبی لحاظ سے اس فتنہ کا نام دجال ہے اور سیاسی لحاظ سے یہ یاجوج ماجوج کہلاتا ہے۔

ہمارا زمانہ بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ ہمارے سامنے اس فتنہ کا ظہور ہو چکا ہے اور ہم ان پیشگوئیوں کو جو ان کے بارہ میں تھیں پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فتنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرہ سو سال بعد ظاہر ہوگا۔ سورۃ کہف میں خدا کا بیٹا بنانے کے عقیدہ کو اتنا بڑا کذب قرار دیا گیا ہے کہ قریب ہے کہ اس سے پہاڑ پھٹ جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔

"جو شخص سورۃ کہف کی پہلی اور آخری دس آیات کی تلاوت میں التزام کرے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔"

روس اور مغربی ممالک کی عیسائی اقوام ہی یاجوج ماجوج ہیں جن کا اس وقت تمام دنیا پر سیاسی غلبہ ہے۔ یہی وہ فتنہ ہے جس کو دجال بیان کیا گیا ہے۔ اور جس کی انتہا ہمارے زمانہ میں ہو گئی ہے۔

آپ نے کہا کہ پیشگوئیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قومیں آپس میں ٹکرا کر تباہ ہو جائیں گی اور قرآن کریم کی آیت لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ کے مطابق اس آخری زمانہ میں اسلام کو دیگر ادیان پر غلبہ ہوگا۔

مکرم حافظ صاحب کی تقریر کے اختتام پر چند اعلانات کے بعد اجتماع کھانے اور مغرب و عشاء کی نمازوں کے لئے برخاست ہوا۔ تمام شامل ہونے والے انصار۔ دوسرے احباب اور عزیزوں کو مجلس انصار اللہ کی طرف سے دعوتِ طعام میں شمولیت کا موقع ملا اور بافراغت کھانا پیش کیا گیا۔ باہر سے آنے والے انصار اور لوکل انصار میں سے چند ایک نے رات مسجد میں گزاری۔ شب باشی سے قبل محترم جناب شیخ صاحب نے اس موقعہ پر خاص دعاؤں کے لئے احباب کو تلقین کی۔

صبح ۴ بجے سب نے اٹھ کر نماز تہجد کی تیاری کی۔ نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نوافل میں دعا کی گئی۔ اس کے بعد نماز فجر وقت پر ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد محترم جناب مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لندن نے قرآن کریم کا درس دیا۔ آپ نے قرآن کریم سے بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ پڑھ کر اس کی تفسیر بیان فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں جب بھی رسول بھیجتا ہے وہ اس کے ذمہ ایک فریضہ لگاتا ہے وہ فریضہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دنیا کو خدا کا پیغام پہنچائے۔ رسول کا کام خدا کا پیغام پہنچانا ہوتا ہے وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ لوگ اس کے مخالف ہو جائیں گے اس کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ الٰہی پیغام کو اچھی طرح کھول کھول کر اور بار بار لوگوں کو پہنچا دے۔ اگر وہ پوری شرح کے ساتھ وضاحت کے ساتھ اور بار بار پیغام الٰہی نہ پہنچائے تو خدا فرماتا ہے کہ اس نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے فریضہ کو ادا نہیں کیا۔ اس فریضہ کی ادائیگی میں لوگوں کی مخالفت سے رسول کو خطرات پیدا ہو سکتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:-

"اے رسولؐ تجھے اس بات کا خوف نہیں ہونا چاہیئے کہ لوگ جانی دشمن ہو جائیں گے یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم تجھے لوگوں سے محفوظ رکھیں گے"

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کئی بار آپ پر قاتلانہ حملے ہوئے مگر خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق آپ کو محفوظ رکھا۔

تبلیغ حق اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص حکم ہے جس کی ادائیگی فرض ہے اور جس کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔ بالخصوص ملک کے اصل باشندوں میں اسلام کا پیغام پہنچانے کی ہر سعی کرنی چاہیئے جو اس فریضہ کی ادائیگی میں کوشاں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ خود ان کا حامی و ناصر ہوتا ہے۔

مکرم شیخ صاحب کے درس کے بعد مکرم جناب منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن نے حدیث کا درس دیا۔

آپ نے شروع میں ایک اصولی بات بیان فرمائی کہ انسان کمزور ہے اور ہر انسان سے گناہ اور غلطی سرزد ہو سکتی ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے توبہ اور استغفار کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ آپ نے چند ایسی احادیث پڑھ کر سنائیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کا ایک بندہ گناہ سے توبہ کرتا ہے تو خدا کو اس کے اس فعل سے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی اس شخص کو ہوتی ہے جس کا ایک اونٹ خوراک اور پانی سے لدا ہوا جنگل وصحرا میں گم ہو گیا ہو اور اس کی زندگی خطرہ میں پڑ گئی ہو اور پھر وہ اچانک اسے مل جائے۔ خدا اس بندے سے ناراض ہوتا ہے جو کسی دوسرے شخص کی خامیاں دیکھ کر کہے کہ تیری بخشش نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اور میرے بندے کے درمیان کون ہے جو حائل ہو سکے۔ خدا کی رحمت اور بخشش بڑی وسیع ہے اس نے ہر ایک شئی کا احاطہ کیا ہوا ہے پس توبہ و استغفار کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے اور کبھی بند نہیں ہوتا (باقی)

بدظنی

حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا" (الحجرات)

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض، بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے تو یہ کفر ان میں سے کسی ایک پر ضرور آپڑتا ہے اگر تو وہ شخص جسے کافر کہا گیا ہے واقعی میں کافر ہے تو بہتر ورنہ یہ کفر اسی پر لوٹ آئے گا جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا ہے۔

(مسلم کتاب الایمان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"بدظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے کہ آتش سوزاں خس وخاشاک کو اور وہ جو خدا تعالیٰ کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے خدا اس کا خود دشمن ہو جاتا ہے اور اس کی جنگ کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور وہ اپنے برگزیدوں کے لئے اس قدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔"

(الوصیت صفحہ ۲۶ حاشیہ)

"بدظنی ایک ایسا مرض اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق، رحم، رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فرد معطل اور فرضی بے کار بنا دیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں سے بدظنی کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے فضل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۹۵-۹۶)

"میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوءِ ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تا کہ اس معصیت اور برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی بھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے یہاں تک کہ لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۵۶)

"فساد اسی سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنون فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے۔ اگر نیک ظن کرے تو پھر کچھ دیکھنے کی توفیق بھی مل جاتی ہے۔ جب پہلی ہی منزل پر خطا کی تو پھر منزل مقصود پر پہنچنا مشکل ہے۔ بدظنی بہت بری چیز ہے۔ انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت آجاتی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ پر بدظنی شروع کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۰)

"شر بدظنی سے پیدا ہوتا ہے قرآن شریف کو اول سے آخر تک پڑھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بدظنی مت کرو۔ اللہ تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑو۔ اسی سے مدد مانگو۔ اللہ تعالیٰ ہر میدان میں مومن کی مدد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ *

* میں میدان میں تیرے ساتھ ہوں۔ وہ اس کے لئے ایک فرقان پیدا کر دیتا ہے جو اس کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کرتا وہ بدظنی کرتا ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے نیک ظن کرتا ہے وہ اسی کی طرف رجوع کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے بدظنی کرتا ہے وہ مجبور ہوتا ہے کہ اپنے لئے کوئی دوسرا معبود بنائے اور شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جب انسان اس بات کو سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کریم ورحیم ہے اور اس بات پر ایمان صدق دل سے لاتا ہے کہ اس کے وعدے ٹلنے کے لئے نہیں تو وہ اسی پر جان فدا کرتا ہے اور در پردہ خدا تعالیٰ سے عشق رکھتا ہے ایسا انسان خدا تعالیٰ کا چہرہ اسی دنیا میں دیکھ لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ طرح طرح سے اس کی مدد کرتا ہے اور اپنے انعامات اسی پر نازل کرتا ہے اور اس کو تسلی بخشتا ہے اور محبت اور وفا کا چہرہ دکھاتا ہے لیکن بے وفا غدار ہمیشہ محروم رہتا ہے۔"

(انٹرویو - ۱۴ر اگست ۱۹۰۴ء)

میٹرک کا امتحان دینے والے احمدی طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور وہ زندگی وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ فوری طور پر مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔ تا انٹرویو سے قبل ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے۔ کیونکہ داخلہ کے انٹرویو سے قبل امیدوار کے بعض کوائف کا مکمل ہونا ضروری ہے

(۲) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن میں پاس اور عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہونا ضروری ہے اس لئے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو کی تاریخ کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ!

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخِ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۷۳ سال پہلے: ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے ۲۰۰ سے زائد نشانوں پر مشتمل کتاب حقیقۃ الوحی کی اشاعت

سچی خوابوں الہام کے بارے میں مسیح موعود علیہ السلام کی بصیرت افروز رہنمائی۔ دورِ مسیحیت کی سب سے ضخیم کتاب شائع کر دی گئی۔

خدا کے مسیح کا قافلہ آگے سے آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ آسمانوں اور زمین کے مالک خدا تعالیٰ کی طرف سے آسمانی نشان اس زمین پر بارش کی طرح برس رہے تھے اور اس کے اپنے مسیح کی سچائی کی دلیلیں فراہم کر رہے تھے۔ خدا کے اس موعود فرستادہ کا مشن پایۂ تکمیل کو پہنچ رہا تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دلی تڑپ کہ لوگ حق و صداقت کو قبول کریں مختلف شکلیں اختیار کر کے سامنے آتی تھی۔ اگرچہ حضور اب تک نصف صد سے زائد کتابیں تصنیف فرما کر متعدد آسمانی نشان اور اپنی صداقت کے دلائل شائع فرما چکے تھے۔ تاہم آپ نے بارش کی طرح نازل ہونے والے آسمانی نشانوں پر مشتمل ایک اور کتاب کی اشاعت ضروری خیال فرمائی۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے ۱۹۰۶ء میں اپنے دورِ مسیحیت کی سب سے ضخیم اور جامع کتاب حقیقۃ الوحی تصنیف کرنا شروع کی۔ یہ بے نظیر اور جامع الصفات کتاب آج سے ۷۳ سال پہلے ۱۹۰۷ء میں ٹھیک آج ہی کے دن ۱۵ مئی کو شائع ہوئی۔ اس میں حضور علیہ السلام نے قرآنی حقائق و معارف بیان کرنے کے علاوہ اپنی صداقت کے دو صد سے زائد آسمانی نشان بھی درج فرمائے۔

عظیم کتاب کی وجہِ تصنیف

اس عظیم الشان کتاب کی وجہ تصنیف حضور علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں یہ تھی، حضورؑ نے فرمایا:۔

"اس زمانہ میں جس طرح اور صدہا طرح کے فتنے اور بدعتیں پیدا ہو گئی ہیں اسی طرح یہ بھی ایک بزرگ فتنہ پیدا ہو گیا ہے کہ اکثر لوگ اس بات سے بے خبر ہیں کہ کس درجہ اور کس حالت میں خواب یا الہام قابلِ اعتبار ہو سکتا ہے اور کن حالتوں میں اندیشہ ہے کہ وہ شیطان کا کلام ہو نہ خدا کا اور حدیث النفس ہو نہ حدیث الرب ... سو ان کی یہ نشانی ہے کہ خدا کے فضل کی بارشیں ان پر ہوتی ہیں اور خدا کی قبولیت کی ہزاروں علامتیں اور نمونے ان میں پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہم انشاء اللہ اس رسالہ میں ذکر کریں گے لیکن افسوس کہ اکثر لوگ ایسے ہیں کہ ابھی شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہیں مگر پھر بھی خوابوں اور الہاموں پر بھروسہ کر کے اپنے ناراست اعتقادوں اور ناپاک مذہبوں کو ان خوابوں اور الہاموں سے فروغ دینا چاہتے ہیں بلکہ بطور شہادت ایسی خوابوں اور الہاموں کو پیش کرتے ہیں .... یہ وہ خرابیاں ہیں جو اس ملک میں بہت بڑھ گئی ہیں اور ایسے لوگوں میں بجائے دینداری اور راست بازی کے بیجا تکبر اور غرور پیدا ہو گیا ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ حق اور باطل میں فرق کرنے کے لئے یہ رسالہ لکھوں۔"

(حقیقۃ الوحی ص۱-۲)

یہ کتاب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ عظیم شاہکار ہے جس سے حضورؑ کا منجانب اللہ ہونا بھی دمکتے ہوئے سورج کی طرح ثابت ہو جاتا ہے اور دینِ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ مذہب ہونا بھی!

چار ابواب

تاریخ احمدیت مؤلفہ مولانا دوست محمد صاحب شاہد جلد سوم ص۴۷۵ میں اس کتاب کی اشاعت اور اس کے مضامین کا ذکر کیا گیا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ اس کتاب کے چار باب بنائے گئے ہیں۔ باب اوّل ان لوگوں کے بیان میں جن کو بعض سچی خوابیں آتی ہیں یا بعض سچے الہام ہوتے ہیں لیکن ان کو خدا تعالیٰ سے کچھ بھی تعلق نہیں۔

باب دوم میں ان لوگوں کا ذکر ہے جن کو کبھی کبھار کوئی سچی خواب آجاتی ہے یا کوئی سچا الہام بھی ہو جاتا ہے اور ان کو خدا تعالیٰ سے کچھ تعلق بھی ہوتا ہے لیکن بڑا تعلق نہیں ہوتا۔

تیسرے باب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جو خدا تعالیٰ سے اکمل اور اصفیٰ طور پر وحی پاتے ہیں اور کامل طور پر شرف مکالمہ مخاطبہ ان کو حاصل ہوتا ہے اور خوابیں اور الہامات ان کو اس طرح سے سچے آتے ہیں کہ دن چڑھ جاتا ہے اور یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ سے اکمل اور اتم اور اصفیٰ تعلق رکھتے ہیں اور ان کا تعلق خدا تعالیٰ سے اس طرح ہوتا ہے جس طرح خدا تعالیٰ کے پسندیدہ رسولوں اور نبیوں کا ہوتا ہے۔

چوتھے باب میں حضور علیہ السلام نے اپنے حالات بیان کئے ہیں اور بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ خود کس قسم اعلیٰ وارفع میں داخل ہیں۔

یہ ساری بحث نہایت دلچسپ نکات اور دقائق سے پُر ہے اور اس میں خدا کے سلطان القلم کی قلمی توانائیاں اپنے عروج پر نظر آتی ہیں۔

ایک واضح اعلان

اس کتاب کی ایک اور بھی نمایاں خصوصیت ہے کہ اس میں حضور علیہ السلام نے تعریفِ نبوت میں تبدیلی کا دوسری بار واضح اعلان فرمایا ہے۔ یاد رہے کہ پہلی بار یہ اعلان حضور نے "ایک غلطی کا ازالہ" نامی رسالے میں قطعیت کے ساتھ کیا تھا۔ اس اجمال کی تفصیل یوں ہے کہ:

"شاہجہانپور میں ایک عالم ابو یحییٰ مولوی محمد صاحب رہتے تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے توسط سے نو۹ سوالات لکھ کر بھجوائے اور نہایت انکسار کے ساتھ ان کے جواب کی درخواست کی مگر اپنے خط میں اپنا نام مصلحتاً منشی برہان الحق لکھا۔ حقیقۃ الوحی ان دنوں زیرِ تصنیف تھی چنانچہ حضورؑ نے اس موقعہ پر فائدہ اٹھاتے ہوئے ان سوالات کے جوابات دیئے اور اس میں پہلے سوال کا جواب دیتے ہوئے حضورؑ نے جو اعلان فرمایا وہ اپنے اندر ایک تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ جواب اپنی تشریح خود آپ کرتا ہے۔ حضورؑ نے آیت قرآنی وَّآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ (سورۃ جمعہ) کی تفسیر بیان فرمائی اور اس سے اپنے مؤقف کا استدلال کیا۔"

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص۴۷۶)

الاستفتاء

حضرت اقدس علیہ السلام نے اسلام اور فقہائے ملت تک دعوتِ حق پہنچانے کے لئے فصیح و بلیغ عربی میں ایک رسالہ لکھا اور اسے حقیقۃ الوحی کے آخر میں بطور ضمیمہ شامل فرما دیا۔ اس رسالے کا نام الاستفتاء تھا۔ اس میں حضورؑ نے نہایت درجہ درد کے ساتھ اپنی تائید میں نشاناتِ سماوی کے ظہور کی مثالیں دے دے کر اہلِ علم حضرات سے یہ فتویٰ طلب فرمایا کہ کیا ایسا انسان بھی مفتری قرار دیا جا سکتا ہے جس کی تائید میں آسمانی نشانات بکثرت شامل ہو رہے ہوں۔

ہے کوئی لوگو جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائید میں ہوئی ہوں بار بار
اس قدر نصرت کبھی ہوتی ہے اک کذاب کی
کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ خدا

مرتب یوسف سہیل شوق - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خود علمِ دین سیکھو تا دوسروں کو سکھا سکو

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:-

"دیکھو میں آدمی ہوں، جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہی ہوگا جس کے زمانہ میں (روحانی) فتوحات ہوں گی۔ وہ اکیلا سب کو نہیں سکھا سکے گا۔ تم ہی لوگ ان (نو مبائعین۔ ناقل) کے معلم بنو گے پس اس وقت تم خود سیکھو تا ان کو سکھا سکو۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۵ء)

وقفِ جدید کو جماعت کی تعلیم و تربیت کا عظیم الشان کام سرانجام دینے کے لئے جہاں اعلیٰ دماغی صلاحیت رکھنے اور بے لوث خدمت کرنے والے مخلص معلمین کی ضرورت ہے وہاں احبابِ جماعت سے بھی زیادہ مالی اعانت کی توقع ہے تاکہ تمام جماعتوں میں تربیت و اصلاح کا بہترین انتظام کیا جا سکے۔ اور احباب آئندہ آنے والی سعید روحوں کے لئے بہترین معلم بننے کے قابل ہو سکیں۔

زعماء کرام انصار اللہ اس بارہ میں کوشش فرما کر نوجوانوں کو تحریک کریں کہ وہ خدمتِ دین کے لئے زندگیاں وقف کریں اور اس سلسلہ میں اپنی کوششوں کے نتائج کا اپنی رپورٹ میں ذکر فرمایا کریں۔ جزاکم اللہ۔

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

خوشی کے موقعہ پر خانۂ خدا کا حصہ

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کا ارشاد بابرکت ہے کہ:-

"مختلف خوشی کی تقاریب پر خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔"

چنانچہ حسبِ ذیل مخلصین نے تعمیر مساجد کے فنڈ میں حصہ لے کر اپنے آقا حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشاد بابرکت کی تعمیل کر دی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(۱) مکرم چوہدری ناظر علی خان صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۶۰ ر ب کھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد (اپنے بیٹے محمد امین کو ترقی ملنے پر) -/۱۰۰ روپے۔

(۲) مکرم چوہدری محمد علی خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۶۰ ر ب کھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد (اپنے بیٹے بشیر احمد کے قرآن کریم حفظ کرنے پر) -/۵۰ روپے۔

(۳) محترمہ نجمہ صاحبہ بیگم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب گوجر خان ضلع راولپنڈی (گم شدہ قیمتی انگوٹھی ملنے پر) -/۳۲۸ روپے۔

(۴) مکرم منیر احمد صاحب دارالرحمت شرقی ب ربوہ (اپنے بھائی کا کامیاب اپریشن ہونے پر) -/۵۰ روپے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ناصرات کی عہدیدار متوجہ ہوں!

ناصرات الاحمدیہ کی تمام سیکرٹریاں اس بات کی نگرانی کریں کہ ان کے یہاں کی ناصرات نے اپنے اپنے سکول کے سالانہ امتحان کا نتیجہ نکلنے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق براہ راست حضور ایدہ اللہ کو خط لکھ کر نتیجہ سے اطلاع دے دی ہے خواہ وہ پاس ہوئی ہوں یا خدانخواستہ فیل ہو گئی ہوں اپنا مکمل پتہ ساتھ لکھیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل:- خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ مکرمہ امۃ العزیز اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب باجوہ دارالیمن شرقی ربوہ کا اکلوتا بیٹا وسیم احمد چھ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی مورخہ ۱۰ اپریل کو وفات پا گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام سے درد مندانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے اور والدین اور جملہ اعزہ کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

(نذیر احمد خادم قائد ضلع بہاولنگر چک ۱۲۴/۷ ڈاکخانہ خاص ضلع بہاولنگر)

ملتان شہر میں مجلس مذاکرہ کا انعقاد

مہتمم صاحب اصلاح و ارشاد انصار اللہ ملتان اور مربی سلسلہ کی خصوصی درخواست پر مکرم مولانا عبدالمالک صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مورخہ ۸۰/۴/۲۳ کو ملتان تشریف لائے۔

غیر از جماعت مدعوئین A/۷ گلگشت کالونی میں جمع تھے۔ جہاں مجلس سوال و جواب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ پہلی نشست نماز مغرب سے قبل اور دوسری نشست مغرب کے بعد ہوئی۔ حاضرین میں غیر از جماعت علماء، وکلاء اور یونیورسٹی کے طلباء غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والوں کی تعداد ۷۰ تھی۔ بڑے سنجیدہ اور علمی ماحول میں سوال و جواب کا آغاز ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ۔ وفات مسیح از روئے قرآن، مذہب کی ضرورت، ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت، اسلام میں معاشی اور معاشرتی مسائل کا حل، اسلام کا مستقبل، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں وغیرہ مواضیع پر شریفانہ انداز اور زبان میں سوالات کئے گئے۔ جن کے جوابات مکرم مولانا عبدالمالک صاحب نے نہایت مدلل، مؤثر اور فاضلانہ رنگ میں دیئے۔ سوال و جواب کے اختتام پر مولانا موصوف نے قریباً ۱۵ منٹ ٹھوس دلائل پر مبنی تقریر فرمائی۔

یہ مجلس قریباً پونے سات بجے شام سے رات کے ۱۰ بجے تک جاری رہی۔ اور احباب کی کثیر تعداد نے اس روح پرور مجلس سے استفادہ کیا۔ دوران گفتگو اکل و شرب کا بھی انتظام تھا۔ حاضرین کی تواضع کوکا کولا اور مٹھائی سے کی گئی۔

ملک محمد فاروق صاحب کھوکھر نے بڑے اخلاص سے جملہ انتظامات پایہ تکمیل تک پہنچائے اور اخراجات برداشت کئے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

(ناظر انصار اللہ ضلع ملتان)

سالانہ رپورٹ کارگزاری لجنات

سالانہ رپورٹ کارگزاری لجنات ۷۹، ۱۹۷۸ء بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر جلسہ سالانہ پر شائع نہ ہو سکی تھی۔ اب شائع ہو چکی ہے۔ تمام لجنات دفتر لجنہ مرکزیہ خط لکھ کر بذریعہ ڈاک جلد از جلد منگوا لیں۔ یہ رپورٹ تمام لجنات کے پاس ہونا ضروری ہے۔ خواہ شہری ہو یا دیہاتی۔ شہری لجنات اپنے حلقوں کی تعداد کے مطابق منگوائیں۔ قیمت فی جلد -/۱۰ روپے ہے لیکن جو لجنات چھٹا حصہ مقامی خرچ کے لئے نہیں رکھتیں ان کو مفت بھجوائی جائے گی۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ایصالِ ثواب (قسطِ اوّل)

(برائے ایصالِ ثواب مرزا عنایت محمد صاحب مرحوم ایبٹ آباد)

مکرم مرزا محمد شریف صاحب (برادر مرحوم)	فیصل آباد	۵۰٫۰۰	روپے
" " عبدالکریم صاحب (برادر مرحوم)	"	۵۰٫۰۰	"
مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا عبدالکریم صاحب	"	۵۰٫۰۰	"
مکرم ظہور احمد صاحب صدیقی (داماد مرحوم)	راولپنڈی	۵۰٫۰۰	"
مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ ظہور احمد صدیقی صاحب (دختر مرحومہ)	"	۵۰٫۰۰	"
مکرم مسعود احمد صاحب ابن " " "	"	۱۰٫۰۰	"
" بھائیان محمود احمد صاحب ابن ظہور احمد صاحب صدیقی	"	۱۰٫۰۰	"
" ناصر احمد صاحب " " "	"	۱۰٫۰۰	"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۴۲)

مکرم چوہدری غلام رسول صاحب دارالرحمت شرقی ۱۰/۰۰ روپے
〃 مرزا محمد عثمان صاحب بذریعہ افسر امانت تحریک جدید ۴۰/۰۰ 〃
〃 میاں چراغ دین صاحب سیکرٹری مال دارالبرکات ربوہ ۱۰/۰۰ 〃
〃 لجنہ حیدرآباد بذریعہ لجنہ مرکزیہ ربوہ ۸۷/۰۰ 〃
〃 لجنہ کوئٹہ 〃 〃 〃 ۵۰/۰۰ 〃
〃 شیخ فضل محمد صاحب اوکاڑہ ضلع ساہیوال ۵۵/۰۰ 〃
〃 بشیر احمد صاحب 〃 〃 ۵۰/۰۰ 〃
〃 پسران شیخ ناصر احمد صاحب 〃 〃 ۲۰/۰۰ 〃
〃 اہلیہ شیخ فضل محمد صاحب 〃 〃 ۱۰/۰۰ 〃
〃 شیخ فاضل محمود صاحب 〃 〃 ۱۵/۰۰ 〃
〃 پسران شیخ اشفاق احمد صاحب 〃 〃 ۱۰/۰۰ 〃
〃 ملک ذکاء اللہ صاحب ساہیوال شہر ۲۰/۰۰ 〃
مکرمہ اہلیہ ملک نثار احمد صاحب 〃 ۵۰/۰۰ 〃
〃 سیکرٹری مال نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ ۱۰/۰۰ 〃
مکرم شیخ صدیق احمد صاحب دریا خان ۵۰/۰۰ 〃
〃 چوہدری محمد حسین صاحب سیشن کورٹ روڈ سکھر ۱۱۹/۰۰ 〃
مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ چارسدہ ضلع پشاور ۱۵/۰۰ 〃
مکرم مرزا مبارک احمد صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۴۰/۰۰ 〃
〃 ملک رشید خالق صاحب کوٹ فتح خان ضلع اٹک ۲۷/۰۰ 〃
〃 حاجی شہادت خان صاحب واربرٹن کرم پورہ ضلع شیخوپورہ ۵۰/۰۰ 〃
〃 احمد بخش صاحب جماعت ڈیرہ غازی خان ۳۹/۰۰ 〃
مکرمہ اہلیہ ملک خدا بخش صاحب ایبٹ آباد ۵۰/۰۰ 〃
مکرم کرنل چراغ دین صاحب 〃 ۱۰/۰۰ 〃
〃 بریگیڈیئر امان الرحمٰن صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۰۰/۰۰ 〃
مکرمہ مسز سیف اللہ صاحبہ چک ۵۵/۲-ایل اوکاڑہ ۱۰/۰۰ 〃
〃 مبارکہ جمیل صاحبہ راولپنڈی ۱۰/۰۰ 〃
مکرم محمد سعید صاحب انجینئر 〃 ۱۰/۰۰ 〃
〃 میجر غفور احمد صاحب 〃 ۱۰/۰۰ 〃
مکرمہ نصرت مجید، عذرا بیگم صاحبہ 〃 ۲۰/۰۰ 〃
〃 خالدہ احمد صاحبہ 〃 ۱۵/۰۰ 〃
〃 رقیہ بیگم صاحبہ 〃 ۱۰/۰۰ 〃
مکرم خورشید انور صاحب 〃 ۱۲۰/۰۰ 〃
〃 منیر احمد صاحب 〃 ۵۰/۰۰ 〃
مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ 〃 ۲۰/۰۰ 〃
مکرم میجر غفور احمد صاحب 〃 ۳۰/۰۰ 〃
〃 جاوید انور صاحب 〃 ۲۵/۰۰ 〃
مکرمہ ثریا جاہ بیگم ایم کے ملک صاحب 〃 ۲۰/۰۰ 〃
مکرم میجر محمد اسلم صاحب 〃 ۲۵/۰۰ 〃
〃 ولید اسلم صاحب 〃 ۱۰۰/۰۰ 〃
〃 شیخ شان محمد صاحب 〃 ۱۰/۰۰ 〃
〃 عبدالمنان شمیم صاحب 〃 ۳۴/۰۰ 〃
〃 قریشی محمد عظیم صاحب 〃 ۱۵/۰۰ 〃
مکرمہ مسز خان صاحبہ 〃 ۱۰/۰۰ 〃
مکرم شیخ عبدالمنان صاحب کپورتھلوی 〃 ۲۰/۰۰ 〃
〃 چوہدری نور احمد سنوری صاحب 〃 ۵۰/۰۰ 〃

مکرم ماسٹر محمد نعیم خالد صاحب ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ ۱۰/۰۰ روپے
〃 احمد الدین مدرسہ چٹھہ منجانب بشریٰ زوجہ ریاض احمد صاحب ۱۲/۰۰ 〃
〃 جان محمد صاحب دکاندار دارالعلوم غربی ربوہ ۱۰/۰۰ 〃
مکرمہ شریفہ بیگم صاحبہ ربوہ ۵۰۰/۰۰ 〃
〃 حضرت مریم صدیقہ صاحبہ حلقہ مسجد مبارک ربوہ ۱۰/۰۰ 〃
مکرم ملک عبدالرب صاحب گول بازار ربوہ ۱۵/۰۰ 〃
لجنہ اماء اللہ لاہور ۲۰/۰۰ 〃
مکرمہ بیگم امۃ الحی صاحبہ چھاؤنی لاہور ۱۲۵/۰۰ 〃
مکرم چوہدری عبدالوحید سلیم صاحب محمد نگر لاہور ۴۰/۰۰ 〃
〃 ظفر محمود صاحب 〃 〃 ۱۰/۰۰ 〃
〃 نعیم احمد صاحب 〃 〃 ۳۰/۰۰ 〃
〃 چوہدری فتح محمد صاحب 〃 〃 ۲۰/۰۰ 〃
لجنہ اماء اللہ لاہور 〃 〃 ۴۹/۰۰ 〃
مکرمہ امۃ الرحیم صاحبہ سول لائن 〃 ۱۰/۰۰ 〃
مکرم ملک عبدالحی صاحب 〃 ۳۰/۰۰ 〃
آسامہ 〃 ۱۰/۰۰ 〃
〃 ملک محمود احمد صاحب 〃 ۳۰/۰۰ 〃
〃 میجر عطاء اللہ کھوکھر صاحب چھاؤنی لاہور ۱۰/۰۰ 〃
مکرمہ شہزادی بلقیس حنان صاحبہ 〃 ۳۰/۰۰ 〃
مکرم عبدالمنعم کرک 〃 ۱۰/۰۰ 〃
〃 عبدالقدیر شاہین صاحب مغلپورہ 〃 ۱۰/۰۰ 〃
〃 ملک منور جاوید صاحب 〃 ۲۰/۰۰ 〃
مکرمہ فریدہ لطیف مرزا صاحبہ مغلپورہ لاہور ۳۰/۰۰ 〃
مکرم محمد لطیف مرزا صاحب 〃 〃 ۲۰/۰۰ 〃
〃 شاہد مرزا 〃 〃 ۱۰/۰۰ 〃
〃 طارق 〃 〃 〃 ۱۰/۰۰ 〃
〃 چوہدری عزیز احمد باجوہ صاحب سمن آباد لاہور ۱۰۰/۰۰ 〃
مکرمہ بیگم منور علی صاحب 〃 ۱۳/۰۰ 〃
زعیم خدام 〃 ۱۲/۰۰ 〃
فرزانہ گل معرفت قاضی محمد صادق صاحب 〃 ۱۰۰/۰۰ 〃
مکرم شیخ نثار احمد صاحب 〃 ۱۰۰/۰۰ 〃
مکرمہ بیگم قریشی حمید اللہ صاحب 〃 ۱۰/۰۰ 〃
مکرم بشارت احمد بٹ صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۱۰/۰۰ 〃
〃 میجر ملک محی الدین صاحب 〃 〃 ۳۵/۰۰ 〃
مکرمہ ہمشیرہ طاہر شیخ صاحب 〃 〃 ۱۰/۰۰ 〃
مکرم شیخ طاہر احمد صاحب 〃 〃 ۳۰/۰۰ 〃
〃 چوہدری احمد الٰہی صاحب 〃 〃 ۲۰۰/۰۰ 〃
مکرمہ سعیدہ سردار بیگم صاحبہ وحدت کالونی لاہور ۲۰/۰۰ 〃
مکرم خواجہ محمد شریف صاحب دہلی گیٹ لاہور ۱۰/۰۰ 〃
مکرمہ زہرہ بیگم صاحبہ مصری شاہ لاہور ۱۰/۰۰ 〃
مکرم حکیم عبدالرحیم صاحب 〃 〃 〃 ۱۱/۰۰ 〃
〃 چوہدری مبارک احمد صاحب 〃 〃 〃 ۲۰/۰۰ 〃
〃 شیخ نعیم احمد صاحب سلطان پورہ لاہور ۱۰/۰۰ 〃
〃 میاں مبارک احمد صاحب نیلا گنبد 〃 ۱۰/۰۰ 〃
〃 منظور احمد صاحب 〃 〃 ۱۰/۰۰ 〃
〃 اعجاز احمد صاحب 〃 〃 ۱۰/۰۰ 〃
〃 میاں محمد شریف صاحب 〃 〃 ۴۰/۰۰ 〃
مکرمہ شمیم اختر صاحبہ 〃 〃 ۵۰/۰۰ 〃
مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب بھاٹی گیٹ لاہور ۵۰/۰۰ 〃
مکرمہ امۃ المتین طاہرہ صاحبہ 〃 ۱۰/۰۰ 〃
مکرم منصور احمد انور صاحب 〃 ۱۰/۰۰ 〃

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحان دینے والے جملہ طلباء اور طالبات کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا نہایت اہم تاکیدی ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ رمارچ ۱۹۸۰ء میں جملہ احمدی طلباء اور طالبات کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا ہے :-

"پہلی بات جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کریں مجھے خوشی پہنچانے کے لئے، وہ یہ ہے کہ ہر احمدی بچہ (یا احمدی بچی) جو پہلی کلاس سے لے کر بی ایچ۔ڈی تک کسی بھی کلاس یا درجہ کا امتحان دے وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ پاس ہو یا فیل) خط لکھے۔"

امتحان کمیشن صدر انجمن احمدیہ ۱۹۸۰ برائے محررین

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ اوّل و دوم (محررین) کی آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے واقفیت اور خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں اور مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔

تعلیمی قابلیت علی الترتیب کم از کم بی۔اے (تمام مضامین) یا میٹرک ہونی چاہیئے۔

ایسی درخواستیں ۸ مئی تک ناظر دیوان کو موصول ہو جانی چاہئیں۔ درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف درج کئے جائیں۔ نامکمل درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو امیدواروں کی فہرست میں رکھا جائے گا۔ اور حسب ضرورت تقرری ہوگی۔

۱۔ نام امیدوار معہ ولدیت و مکمل پتہ
۲۔ تاریخ پیدائش
۳۔ تعلیمی قابلیت معہ فوٹوسٹیٹ کاپی سند میٹرک
۴۔ سابقہ تجربہ
۵۔ صحت کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ
۶۔ چال چلن نیز دینی حالت کے متعلق امیر یا پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق
۷۔ شعائرِ اسلام کی پابندی
۸۔ دینی معلومات رکھتے ہوں۔

امیدواران کو تحریری امتحان دینا ہوگا اور انٹرویو بھی ہوگا۔ امتحان میٹرک سٹینڈرڈ کے مطابق ہوگا۔ دینی نصاب الفضل ۲۰ اپریل میں شائع ہو چکا ہے۔ کامیاب ہونے والوں کی حسب ضرورت تقرری ہوگی۔ تقرری کی صورت میں گریجوایٹ امیدواران کو ۲۳۵-۱۲-۲۹۵-۱۵-۴۷۵ کا گریڈ ملے گا اور میٹرک امیدوار کا گریڈ ۲۰۰-۱۰-۲۵۰-۱۲-۳۹۴ ہوگا۔

امیدواران امتحان کے لئے ۲۱ مئی کی صبح ۸ بجے دفتر نظارت دیوان میں پہنچ جائیں۔ تحریری امتحان ۲۱ مئی ۱۹۸۰ء کی صبح

(باقی دیکھیں کالم ۴ کے نیچے)

امراء کرام و سیکرٹریان تعلیم توجہ فرمائیں

نہایت ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ کے تمام سیکرٹریان تعلیم کی ذمہ داری ہے کہ ان کی جماعت یا حلقہ میں ہر بچہ و طالب علم و طالبہ (پہلی جماعت سے لے کر پی ایچ۔ڈی تک) جو امسال کوئی بھی امتحان دے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعائیہ خط لکھے خواہ وہ امتحان میں پاس ہو یا فیل خط ضرور لکھے۔

اس کے بعد سیکرٹریان تعلیم ان بچوں و طلباء کی مجموعی فہرست کلاس وار مرتب کرکے حضور کی خدمت میں روانہ کریں۔

امراء کرام / صدر صاحبان جماعت اس امر کی خصوصی نگرانی فرمائیں۔ (ناظر تعلیم)

فوری اشد ضروری

فضل عمر ہسپتال کی گاڑی کے لئے ایک محنتی قابل اور مخلص احمدی ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے جو چھوٹی گاڑیوں کو چلانے کا اچھا تجربہ رکھتا ہو۔ اور تھوڑے بہت نقائص ٹھیک کرنا جانتا ہو۔ تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ معقول دی جائے گی۔

خواہشمند دوست امیر یا پریذیڈنٹ کی وساطت سے درخواستیں بنام چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال بھجوا دیں۔

ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

دعائے مغفرت

میری بڑی ہمشیرہ یعنی ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی پھوپھی جان رحمت بی بی زوجہ ماسٹر عبدالمجید صاحب مرحوم آف وڑنگ کالونی کراچی ۱۵ راپریل کو ۷۰ سال کی عمر میں اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ چونکہ موصیہ تھیں۔ اس لئے رات نو بجے ان کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ بہت سے مقامی احباب و رشتہ دار آخر وقت تک قبرستان میں موجود تھے۔ تدفین کے بعد مکرم حافظ بشیرالدین عبیداللہ صاحب نے کرائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار لڑکے اور ایک لڑکی جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں کے علاوہ ایک معذور لڑکا چھوڑے ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب جماعت سے ہمشیرہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ عظمت اللہ ربوہ

— بقیہ کالم اوّل —

۸ بجے ہوگا۔ انٹرویو ۲۲ مئی کو صبح ۹ بجے ہوگا۔ امیدواران۔ کاغذ۔ قلم دوات ہمراہ لائیں۔ نظارت ہذا آمد و رفت کے اخراجات کی ذمہ وار نہیں ہوگی۔
(ناظر دیوان و صدر کمیشن امتحان کارکنان امیدواران)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ۔ لاہور
پر تشریف لائیں
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۲۲۰ رہائش ۶۲۹۳۰ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۳۶۲
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا
سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ
احمد اسٹیٹس ایجنسی مارکیٹ (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۵۳۵